روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 23- دسمبر 1998ء 3 رمضان 1419 ہجری- 23 فتح 1377 ھش جلد 48-83 نمبر 287

کمزوروں پر رحم کرو

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرے گا۔ تم اہل زمین پر رحم کرو۔ آسمان کا خدا تم پر رحم کرے گا۔

(سنن ابن داؤد کتاب الادب باب فی الرحمۃ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جو لوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاویں۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکر گذاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں۔ اور اس خدا داد فضل پر تکبر نہ کریں اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں۔

خوب یاد رکھو کہ امیری کیا ہے؟ امیری ایک زہر کھانا ہے۔ اس کے اثر سے وہی بچ سکتا ہے جو شفقت علیٰ خلق اللہ کے تریاق کو استعمال کرے اور تکبر نہ کرے لیکن اگر وہ اس کی شیخی اور گھمنڈ میں آتا ہے تو نتیجہ ہلاکت ہے۔ ایک پیاسا ہو اور ساتھ کنواں بھی ہو لیکن کمزور ہو اور غریب ہو اور پاس ایک متمول انسان ہو تو وہ محض اس خیال سے کہ اس کو پانی پلانے سے میری عزت جاتی رہے گی اس نیکی سے محروم رہ جائے گا۔ اس نخوت کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہی کہ نیکی سے محروم رہا اور خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آیا۔ پھر اس سے کیا فائدہ پہنچا۔ یہ زہر ہوا یا کیا؟ وہ نادان ہے سمجھتا نہیں کہ اس نے زہر کھائی ہے۔ لیکن تھوڑے دنوں کے بعد معلوم ہو جائے گا کہ اس نے اپنا اثر کر لیا ہے اور وہ ہلاک کر دے گی۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 439)

رمضان میں درس القرآن

رمضان المبارک میں ایم ٹی اے پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درس قرآن روزانہ (سوائے جمعہ کے) شام سوا چار بجے سے پانچ بج کر چالیس منٹ تک ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے۔ یہی درس اگلے دن صبح 6-10 پر دوبارہ ٹیلی کاسٹ کیا جاتا ہے۔

احباب کثرت سے اس روحانی مائدہ سے فائدہ اٹھائیں۔

بیوت الحمد منصوبہ

○ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیوت الحمد کی بابرکت تحریک کے ثمرات سے سینکڑوں مستحقین مستفیض ہو رہے ہیں۔ بیوت الحمد کالونی جو نوے مکانوں پر مشتمل ہے اور ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ ہے اس میں 84 سے زائد مستحق خاندان رہائش کی سہولت سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ابھی پہلے مرحلہ کی تکمیل میں کالونی کے دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اسی طرح ساڑھے تین صد سے زائد خاندانوں کو ان کے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ کئی مستحق گھرانے اس امداد کے منتظر ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ مستحق افراد کی خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ اور حسب استطاعت ضرور شمولیت فرمائیں۔

یہ مالی قربانی آپ اچھی اپنی جماعتوں میں بھی نظام کے تحت پیش کر سکتے ہیں۔ اسی طرح براہ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھی داخل کروا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمت خلق کی توفیق اور سعادت سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

غرباء کی امداد کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

احسنوا۔ اپنے فرائض عمدگی سے ادا کرو اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مالی وسعت عطا فرمائی ہے تو اپنے نادار اور غریب بھائیوں کے اخراجات بھی برداشت کرو اور نیکی کی نئی نئی راہیں تلاش کرتے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

پھر اس آیت (بقرہ آیت 196) میں اللہ تعالیٰ نے غرباء کی امداد کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ تم زکوٰۃ اور عشر وغیرہ مقررہ ٹیکس بھی دو مگر اس علاوہ ہم تم سے بعض طوعی ٹیکس بھی مانگتے ہیں۔ چنانچہ ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ (-) ہمیشہ غرباء کی امداد کے لئے روپیہ دیتے رہو (-) اور اپنے نفسوں کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ یعنی اے مالدارو! اگر تم اپنے زائد مال خوشی سے دے دو گے تو وہ تو زائد ہی ہیں تم کو کوئی حقیقی نقصان نہیں پہنچے گا۔ لیکن اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ یہ الفاظ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے زار روس کے ساتھ ہونے والے واقعات کا پورا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اگر ایسا نہ کرو گے تو جو کچھ زار روس اور روسی امراء یا فرانس کے امراء کا حال ہوا وہی تمہارا ہو گا۔ آخر عوام ایک دن تنگ آ کر لوٹ مار پر اتر آئیں گے۔ اور شاہ پوری محاورہ کے مطابق دعائے خیر پڑھ دیں گے۔ حضرت خلیفہ اول اس محاورہ کی تشریح یہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے علاقے میں کچھ مدت پہلے زمیندار بنئے سے قرض لینے جاتے تھے اور بنیا بھی دیتا چلا جاتا تھا۔ کچھ عرصہ تک تو انہیں اس کا احساس نہ ہوتا۔ مگر جب سب علاقہ اس بنئے کا مقروض ہو جاتا اور زمینداروں کی سب آمد اس کے قبضہ میں چلی جاتی تو یہ دیکھ کر اس علاقے کا کوئی بڑا زمیندار تمام چودھریوں کو اکٹھا کرتا اور کہتا کہ بتاؤ اس بنئے کا قرض کتنا ہے۔ وہ بتاتے کہ اتنا قرض ہے۔ اس پر وہ دریافت کرتا کہ اچھا پھر اس قرضے کے اترنے کا کوئی ذریعہ ہے یا نہیں۔ وہ جواب دیتے کہ ہمیں تو کوئی ذریعہ نظر نہیں آتا۔ اس پر وہ کہتا کہ اچھا تو پھر "دعائے خیر پڑھ دو" چنانچہ وہ سب دعائے خیر پڑھ دیتے۔ اور اس کے بعد ہتھیار لے کر بنئے کے مکان کی طرف چل پڑتے اور اسے قتل کر دیتے اور اس کے بہی کھاتے سب جلا دیتے۔

اللہ تعالیٰ اس آیت میں ایسی ہی حالت کی طرف اشارہ فرماتا ہے کہ دیکھو ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ اگر تمہارے پاس زائد مال ہو تو اسے خدا تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کر دیا کرو۔ اور اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ یعنی بے شک کماؤ تو خوشی سے مگر اس دولت کو اپنے گھر میں جمع نہ رکھا کرو۔ ورنہ کسی دن لوگ تمہارے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور تم ہلاک ہو جاؤ گے۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 429)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	**قیمت** 2-50 روپے

ہلالِ ماہِ صیام

مُبارک! اُفق پر نیا چاند نکلا- جہانوں کو تابندگی دینے والا
دِلوں سے کدورت کے پردے ہٹا کر محبّت کو دُنیا نئی دینے والا

گُل ولالہ ویاسمن چونک اُٹھے ہیں- صبا اپنی رفتار سے کہہ رہی ہے
چمن کی روش پر کوئی آگیا ہے چمن کو نئی زندگی دینے والا

ہلالِ سعادت کے آغاز سے ہی یہ بارانِ رحمت- توقّع تھی مُجھ کو
کہ خود تشنگی کو بجھائے گا آکر دل و دیدہ کو تشنگی دینے والا

وہ یثرب کا محبوب بطحا کا والی- وہ قوموں کا آقا- وہ ملکوں کا مُحسن!
وہ بھٹکی ہوئی روحِ تشنہ لبی کو سُرورِ مئے سرمدی دینے والا

محمدؐ کے محبوب پر دل فدا ہو- کہ وہ ہے حقیقت میں خلّاقِ عالم
وہ بنجر زمینوں کی قِسمت بدل کر کسانوں کو کھیتی ہری دینے والا

اُسی کے کرم پر ہے تقدیرِ ہستی- اُسی کے تصرّف میں ہے سارا عالم
جزا و سزا پر وہی مقتدر ہے- وہی لینے والا وہی دینے والا

عبدالسلام اختر ایم اے

فرخ سلمانی

دلبر مرا یہی ہے نمبر9

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

آٹا اور پانی گرا دو

جس جگہ پر عذاب آچکا ہو وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ ٹھہرتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے اس قدر خائف تھے اور اس کا تقویٰ آپؐ کے دل میں ایسا مستولی تھا کہ نہ صرف آپؐ ایسے افعال سے محفوظ تھے کہ جن سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا خوف ہو اور نہ صرف لوگوں کو ایسے افعال میں مبتلا ہونے سے روکتے تھے بلکہ آپؐ ان مقامات میں ٹھہرنا برداشت نہ کرتے تھے جس جگہ کسی قوم پر عذاب آچکا ہو۔ اور ان واقعات کو یاد کر کے ان افعال کو آنکھوں کے سامنے لاکر جن کی وجہ سے وہ عذاب نازل ہوئے آپؐ اس قدر غضب الٰہی سے خوف کرتے کہ اس جگہ کا پانی تک استعمال کرنا آپؐ مکروہ جانتے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے موقع پر مقام حجر پر اترے آپؐ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ اس کنویں سے پانی نہ پئیں اور نہ پانی بھریں یہ حکم سن کر صحابہؓ نے جواب دیا کہ ہم نے اس پانی سے آٹا گوندھ لیا ہے اور پانی بھر لیا ہے آپؐ نے حکم دیا کہ اس آٹے کو پھینک دو اور اس پانی کو بہا دو۔

(بخاری کتاب بدء الخلق باب الی ثمود)

علم کا سمندر

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا نماز اپنے وقت پر ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کونسا عمل۔ فرمایا کہ والدین سے نیکی کرنا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کون سا عمل ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کوشش کرنا۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ مجھ سے نبی کریمؐ نے یہ بیان فرمایا اور اگر میں آپؐ سے اور پوچھتا تو آپؐ اور بتاتے۔

(صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب فضل الصلوۃ)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

بظاہر تو یہ حدیث ایک ظاہر بین کو معمولی معلوم ہوتی ہوگی لیکن غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپؐ کا وقار کیسا تھا کہ صحابہؓ آپؐ سے جس قدر سوال کئے جائیں آپؐ گھبراتے نہ تھے بلکہ جواب دیتے چلے جاتے اور صحابہؓ کو یقین تھا کہ آپؐ ہمیں ڈانٹیں گے نہیں۔ امراء کو ہم دیکھتے ہیں کہ ذرا کسی نے دو دفعہ سوال کیا اور چیں بجبیں ہو گئے۔ کیا کسی کی مجال ہے کہ کسی بادشاہ وقت سے بار بار سوال کرتا جائے اور وہ اسے کچھ نہ کہے بلکہ بادشاہوں اور امراء سے تو ایک دفعہ سوال کرنا بھی مشکل ہوتا ہے اور وہ سوالات کو پسند ہی نہیں کرتے اور سوال کرنا اپنی شان کے خلاف اور بے ادبی جانتے ہیں اور اگر کوئی ان سے سوال کرے تو اس پر سخت غضب نازل کرتے ہیں۔

اس کے مقابلہ میں ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتے ہیں کہ باوجود ایک ملک کے بادشاہ ہونے کے طبیعت میں ایسا وقار ہے کہ ہر ایک چھوٹا بڑا جو دل میں آئے آپؐ سے پوچھتا ہے اور جس قدر چاہے سوال کرتا ہے۔ لیکن آپؐ اس پر بالکل ناراض نہیں ہوتے بلکہ محبت اور پیار سے جواب دیتے ہیں اور اس محبت کا ایسا اثر ہوتا ہے کہ وہ اپنے دلوں میں یقین کر لیتے ہیں کہ ہم جس قدر بھی سوال کرتے جائیں آپؐ ان سے اکتائیں گے نہیں۔ کیونکہ جو حدیث میں اوپر لکھ آیا ہوں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف اس موقع پر آپؐ اعتراضات سے نہ گھبرائے بلکہ آپؐ کی یہ عادت تھی کہ آپؐ دین کے متعلق سوالات سے نہ گھبراتے تھے کیونکہ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جتنے سوال آپؐ سے کئے آپ نے ان کا جواب دیا۔ اور پھر فرماتے ہیں کہ لواستزدت لزاد اگر میں اور سوال کرتا تو آپؐ پھر بھی جواب دیتے۔ اس فقرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو یقین تھا کہ آپ جس قدر سوالات بھی کرتے جائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ناراض نہ ہوں گے بلکہ ان کا جواب دیتے جائیں گے اور یہ نہیں ہو سکتا تھا جب تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عام عادت یہ نہ ہو کہ آپ ہر قسم کے سوالات کا جواب دیتے جائیں۔

(سیرۃ النبی صفحہ 87)

ذکر الٰہی کی تڑپ

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب آپؐ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو بوجہ سخت ضعف کے نماز پڑھانے پر قادر نہ تھے اس لئے آپؐ نے حضرت ابو بکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ جب حضرت ابو بکرؓ نے نماز پڑھانی شروع کی تو آپؐ نے کچھ آرام محسوس کیا اور نماز کے لئے نکلے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دینے کے بعد جب نماز شروع ہو گئی تو آپؐ نے مرض میں کچھ خفت محسوس کی پس آپؐ نکلے اور دو آدمی آپ کو سہارا دے کر لے جا رہے تھے اور اس وقت میری آنکھوں کے سامنے وہ نظارہ ہے کہ شدت درد کی وجہ سے آپؐ کے قدم زمین سے چھوتے جاتے تھے۔ آپؐ کو دیکھ کر حضرت ابو بکرؓ نے ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹ آئیں۔ اس ارادہ کو معلوم کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرؓ کی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پھر آپؐ کو وہاں لایا گیا اور آپؐ حضرت ابو بکرؓ کے پاس بیٹھ گئے اس کے بعد رسول کریمؐ نے نماز پڑھنی شروع کی اور حضرت ابو بکرؓ نے آپ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کی اور باقی لوگ حضرت ابو بکرؓ کی نماز کی اتباع کرنے لگے۔

(بخاری کتاب الاذان باب حد المریض)

شبہات سے بچو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حلال بھی بیان ہو چکا ہے اور حرام بھی بیان ہو چکا اور ان دونوں کے درمیان کچھ ایسی چیزیں ہیں کہ مشابہ ہیں انہیں اکثر لوگ نہیں جانتے پس جو کوئی شبہات سے بچے اس نے اپنی عزت اور دین کو بچا لیا اور جو کوئی ان شبہات میں پڑ گیا اس کی مثال ایک چرواہے کی ہے جو بادشاہ کی رکھ کے ارد گرد اپنے جانوروں کو چراتا ہے قریب ہے کہ اپنے جانوروں کو اندر ڈال دے۔ خبردار ہر ایک بادشاہ کی ایک رکھ ہوتی ہے خبردار اللہ کی رکھ اس کی زمین میں اس کے محارم ہیں۔ خبردار جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو جائے تو سب جسم درست ہو جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سب جسم خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار اور وہ گوشت کا ٹکڑا قلب ہے۔

(بخاری کتاب الایمان باب فضل من استبرء لدینہ)

رحمت کے نظارے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ جب کسی کو رخصت فرماتے تو اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور پھر جب تک وہ شخص خود اپنا ہاتھ نہ چھڑاتا حضورؐ اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے۔ یہی استقبال کے وقت ہوتا۔ محمد بن مسلمہ کہتے ہیں کہ میں ایک سفر سے واپس آیا اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضورؐ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور حضورؐ نے میرا ہاتھ اس وقت تک نہ چھوڑا جب تک میں نے خود حضورؐ کا ہاتھ نہ چھوڑا۔

(ہیثمی جلد 9 ص 16 باب حسن خلقہ وطبرانی)

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان کی اہمیت و برکات

حضرت مسیح موعود کی عرفان انگیز تحریر

حضرت خلیفتہ المسیح الرابع کی پرمعارف تفسیر

حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

میں حضرت اقدس مسیح موعود کی بعض تحریرات آپ کے سامنے رکھتا ہوں جن میں سے ایک ہے کہ۔

رمض تپش کو کہتے ہیں۔ یہ آپ کی تحریر ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں کہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ رمضان یعنی دو گرمیاں۔ رمضان' رمض یعنی گرمی کو کہتے ہیں یہ نام اسی لئے رکھا گیا کہ رمضان گرمی کے مہینے میں شروع ہوا تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں یہ غلط بات ہے۔

دو گرمیاں ایک اور مضمون اپنے اندر رکھتا ہے اور اس کا گرمی کے مہینے میں شروع ہونے سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر جب میں نے تحقیق کی کہ رمضان کب شروع ہوا تھا تو سردیاں بنتی تھیں۔ تو حضرت مسیح موعود کی بات مجھے یقین تھا کہ اسی طرح ثابت ہو گی۔ رمضان کا آغاز سردیوں میں ہوا ہے گرمیوں میں ہوا ہی نہیں۔

پس آپ فرماتے ہیں'

اس لئے روحانی اور جسمانی تپش مل کر رمضان ہوا۔ یعنی جسمانی طور پر انسان بھوک پیاس کی شدت برداشت کرتا ہے اور جدوجہد بہت کرتا ہے رمضان میں یہ اس کے لئے ایک حرارت ہے

اور روحانی طور پر اس کی روح میں غیر معمولی طور پر گرمی پائی جاتی ہے اور بڑے جوش کے ساتھ اپنے رب کی طرف لپکتی ہے۔ پس یہ دو گرمیاں ہیں جو مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک صحیح نہیں ہے کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہو سکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں اب "اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر گرم ہو جاتے ہیں" اس کا مطلب یہ ہے کہ سخت دلوں کو پگھلانے کے لئے رمضان کو ایک خاص مزاج عطا ہوا ہے۔ اور امر واقعہ یہی ہے کہ بہت سے سخت دل جو عام دنوں میں نرم نہیں ہوتے اور خدا تعالیٰ کے لئے اپنے آپ کو پگھلتا ہوا محسوس نہیں کرتے رمضان میں بعض ایسی راتیں آتی ہیں کہ بے اختیار ان کے دل خدا کے حضور سجدوں میں پگھل کر بہنے لگتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود کا یہ فقرہ "رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں" یہ بے تعلق نہیں بلکہ حقیقتاً ہم نے اس کو ایسا ہی دیکھا ہے۔

اب حضرت مسیح موعود کے نسبتاً لمبے اقتباسات میں سے میں کچھ پڑھ کے سناتا ہوں۔

(ملفوظات جلد نہم صفحہ 122' 123)

تیسری بات جو (دین) کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزے کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔"

من شهد منكم الشهر فليصمه یہ مضمون وہی ہے۔ رمضان کو جو دیکھے وہ اس میں روزہ رکھے۔ شہد کا مطلب ہے اپنی آنکھوں سے دیکھے اور حضرت مسیح موعود نے یہ تشریح فرمائی ہے جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ پس تم میں سے وہی ہے جو رمضان کو دیکھتا ہے' جو رمضان کو دیکھتا ان معنوں میں ہے کہ اس میں داخل ہو کر اپنی آنکھوں سے گواہی دے سکے' اپنے دل سے گواہی دے سکے یہ تو میرا ایسا ملک ہے جس میں جا چکا ہوں اور اس کے حالات کو جانتا ہوں۔

"روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربے سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔"

پس رمضان کے مہینے میں کھانے میں زیادتی رمضان کا حق ادا نہیں کرتی بلکہ رفتہ رفتہ کھانے میں کمی رمضان کا حق ادا کرتی ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ لوگ شروع میں تو بھوک نہیں لگتی اس وقت میں اس لئے نسبتاً کم کھاتے ہیں اور جوں جوں رمضان آگے بڑھتا جاتا ہے وہ زیادہ کھانے لگتے ہیں یہاں تک کہ آخری دنوں میں تو رمضان ان کو پتلا کرنے کی بجائے موٹا کر جاتا ہے۔ یہ جسم کی فربہی دراصل نفس کی فربہی بھی ہو سکتی ہے۔ اس لئے عام طور پر بھولے پن میں' لاعلمی میں لوگ ایسا کرتے ہیں مگر ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں'

"تزکیہ نفس ہوتا ہے جو کم کھانے سے زیادہ ہوتا ہے" پس جتنا آپ کم کھانے کی طرف متوجہ ہوں گے اتنا ہی رمضان آپ کے لئے فائدہ بخش ہو گا۔

"اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں" یعنی خدا تعالیٰ انسان کو مختلف صورتوں اور صفات میں دکھائی دینے لگتا ہے۔ یہ کشفی قوتوں کا لفظ بہت بامعنی تو ہے ہی مگر بہت اہمیت رکھتا ہے۔ بعض لوگوں کو ویسے ہی دماغ کی خرابی سے یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ وہ کشف دیکھ رہے ہیں یا نیند کے غلبے کی وجہ سے ان کو کچھ سمجھ نہیں آتی اور اپنے خیالات کو ہی کشف بنا لیتے ہیں۔ رمضان میں کشوف کا جو کم کھانے سے تعلق ہے یہ بالکل اور چیز ہے۔ اس کا نفسانی خواہشات اور اپنے دل کے خیالات سے کوئی بھی تعلق نہیں اور مضمون بتاتا ہے کہ وہ کشف حقیقی خدا تعالیٰ کی طرف سے تھا یا دل کا وہم تھا۔ دل کے توہمات میں ربط کوئی نہیں ہوتا' دل کے توہمات میں ایسی سچائی اور پاکیزگی نہیں ہوتی جو انسان کو گناہوں سے دور پھینک دے۔ پس کشف کا احساس کافی نہیں' کشف کا مضمون ضروری ہے۔ کہ کشف میں وہ مضمون ہو جو تقویٰ کا مضمون ہے۔ اگر تقویٰ کا مضمون ہے تو انسان کو یہ کہنے کی ضرورت بھی نہیں کہ میں نے کشف دیکھا ہے۔ اگر تقویٰ کا مضمون ہو گا تو کشف دیکھنے والا اپنے کشف کو چھپا لے گا اور اس کے تذکرے نہیں کرے گا۔ پس رمضان میں یہ ساری شرطیں اکٹھی پائی جاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود کے بعض الفاظ کو غلط معنے پہنا کر آپ میں سے کئی گمراہ بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ خیال کر کے کہ ہم بڑے صاحب کشف بن گئے رمضان میں' لوگوں سے تذکرے شروع کر دیں کہ یوں مجھے ہلکا سا جھونکا آیا میں نے کشف میں یہ دیکھ لیا یہ ساری باتیں بتانے کا جتنا شوق ہو گا اتنا ہی آپ کا کشف جھوٹا ہو گا۔ لیکن سچے کشوف میں بعض دفعہ دوستوں اور عزیزوں کے متعلق خبر دی جاتی ہے اور وہ خبریں ایسی ہوتی ہیں جو سچی نکلتی ہیں۔ پس ان خبروں کا تذکرہ کرنا تقویٰ کے خلاف نہیں اور ان کشوف کو جھوٹا قرار نہیں دیتا۔

"پس خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزے دار کو یہ مد نظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔

پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جائے۔"

پھر روزے اور نماز کی عبادتوں میں ایک فرق بیان فرمایا ہے۔

"روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں پیدا ہو سکتی ہے۔"

یہ وہی بات ہے جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ کشوف تو ہوتے ہیں۔ مگر کشوف میں ایک نفس کا دھوکہ بھی شامل ہو جاتا ہے۔ جوگی بھی جو ریاضتیں کرتے ہیں وہ کشوف دیکھتے ہیں لیکن ان کشوف کا بنی نوع انسان کی بھلائی اور نیکی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ عجیب و غریب کشوف ہیں جن کے تفصیلی تذکرے کی یہاں ضرورت نہیں مگر جوگیوں نے کبھی دنیا میں پاکیزگی نہیں پھیلائی۔ کبھی دنیا میں کسی مذہب کے جوگیوں نے بنی نوع انسان کی روحانی حالت تبدیل نہیں کی۔ پس حضرت مسیح موعود متوجہ فرما رہے ہیں کہ روزے کے کشوف میں بعض دفعہ جوگیوں والی کیفیت بھی پیدا ہو جاتی ہے لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے اس میں شامل نہیں۔

اب یہ دیکھیں کہ نماز کو روزے سے افضل قرار دیا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ روزہ سب سے افضل ہے۔ روزے کی جزاء اللہ ہے۔ اس میں غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں۔ روزہ بمقابل نماز نہیں ہے بلکہ روزے کا مقصد نماز ہے اور نمازوں کی حالت کو درست کرنا ہے۔ پس اگر روزے میں نمازیں نہ سنوریں تو روزہ بے کار ہے۔ اگر روزے میں نمازیں سنور جائیں تو روزہ نماز کا معراج اور نمازیں روزے کا معراج بن جاتی ہیں۔ پس اس میں تفریق نہ کریں ورنہ مضمون بالکل بگڑ جائے گا۔ حقیقت میں روزے کے دوران جتنی نمازیں سنوریں گی اتنا ہی روزے کا آپ پھل پائیں گے اور اس حد تک سنور جانی چاہئیں کہ گویا آپ کو خدا نظر آگیا اور گویا اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کو دیکھنے لگا- یہ صورتیں ہیں جو در حقیقت روزے کی افضلیت میں پیش نظر رہنی چاہئیں۔

حضرت مسیح موعود ملفوظات جلد دوم صفحہ 433 پر فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ نے دین (-) میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں۔ نماز' روزہ' زکوٰۃ' صدقات' حج اور (-) دشمن کا رد اور دفع خواہ وہ سیفی ہو خواہ قلمی ہو"

یہ پانچ مجاہدات ہیں جو (-) فرض ہیں۔ پہلی نماز' پھر زکوٰۃ صدقات اس کے ذیل میں آتے ہیں چوتھا حج اور پانچواں جہاد خواہ وہ سیفی ہو خواہ وہ قلمی ہو۔ فرمایا "یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں (-) چاہئے کہ ان میں کوشش کریں اور ان کی پابندی کریں۔ یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں۔ یعنی ایسا نہیں چاہئے کہ

"آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہئے کہ نفلی روزے کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے۔"

اب رمضان کے آنے پر کتنے دل خوش ہوتے ہیں اور کتنے غمگین ہوتے ہیں یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں ہر انسان جو اپنا جائزہ لے گا اس کو محسوس ہو گا کہ رمضان کے آنے پر ویسی خوشی نہیں ہوتی شروع میں جیسی کہ رمضان کے آنے کا حق ہے بلکہ لوگ گھبراتے ہیں اور ڈرتے ہیں۔ پس اس عبارت کو سننے کے بعد یہ خیال نہ کریں کہ وہ منافقین ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ بوجھ اٹھانے سے پہلے دل میں خوف ضرور پیدا ہوتا ہے اور انسان رمضان میں داخل ہونے سے پہلے ڈرتا ہے کہ میں اس کے تقاضے پورے کر سکوں گا یا نہیں کر سکوں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے تقاضے آسان فرما دیتا ہے۔ اس لئے جب میں یہ عبارت پڑھوں گا تو بعض لوگ ڈر کے یہ نہ سمجھیں کہ ان کی حالت منافقانہ ہے نعوذ باللہ من ذالک۔ کیونکہ عام دستور ہے کہ ہمیشہ رمضان کی ذمہ داریوں کا خوف' رمضان کی آمد کے وقت شروع ہو جاتا ہے اور انسان شروع میں کچھ گھبراتا ہے کہ دیکھوں مجھ پر کیا گزرے گی لیکن اللہ تعالیٰ سچے بندوں کے لئے رمضان کو آسان فرما دیتا ہے اور پھر بشاشت کے ساتھ انسان رمضان میں سے گذر جاتا ہے۔ اس تمہید کے بعد میں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود کا یہ اقتباس پڑھتا ہوں۔

"وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزے رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔"

جو شخص اس بات پر خوش ہے کہ رمضان آگیا اور میں اس کا منتظر تھا اگر بیماری اس کے راستے میں حائل ہو جائے وہ روزہ نہ رکھ سکے تو آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ "لیکن اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہل دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں۔"

اب جو حقیقی بہانہ جُو ہیں جن کا دل سچ مچ رمضان کی آمد سے خوش نہیں ہوتا ان میں اور سچے مومنوں میں جو دل سے رمضان کو برا نہیں جانتے اس کے فیوض سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں یہ نمایاں فرق ہے کہ سچے لوگ جب رمضان میں داخل ہوتے ہیں تو ان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ جس طرح بھی بن پڑے وہ روزہ رکھیں اور بیماریوں کے بہانے ان کی راہ میں حائل نہ ہوں۔ اور جو بہانہ جُو لوگ ہیں جو رمضان کی آمد سے خوش نہیں ہوتے ان کے نفس کے بہانے تیزی دکھانے لگتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ مجھے جب میں روزہ رکھوں تو چھینکیں شروع ہو جاتی ہیں۔ کوئی سمجھتا ہے کہ اس کے پیٹ میں خرابی ہو جاتی ہے' کسی کو سردرد ہو جاتی ہے' کسی کو اور بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ غرضیکہ وہ روزمرہ کی بیماریاں جو اس کو لاحق ہوتی ہی رہتی ہیں وہ رمضان کے سر جڑتا ہے اور کہتا ہے کہ اب تو میں خدا کا حکم مانوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو روزہ نہیں رکھ سکتا بیماریوں کی وجہ سے وہ نہ رکھے تو کون ہے مجھے حکم دینے والا میں تو خدا کا حکم مانوں گا۔ لیکن جب ان کا باقی سال آپ دیکھیں گے تو اس میں بھی نہیں رکھتے۔ ایسے لوگ زندگی بھر محروم رہتے ہیں ورنہ کم سے کم باقی وقت تو رکھیں۔ جو واقعتہً سچے عذر کی وجہ سے رکتے ہیں' اللہ کی خاطر رکتے ہیں وہ باقی سال میں ضرور رکھتے ہیں اور یہ لوگ اپنی عمر گنوا دیتے ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود کی ان تحریرات کو غور سے پڑھیں تو ہمارے لئے بہت سے باریک مسائل کو آپ کھولتے چلے جاتے ہیں۔ "لیکن جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے اس کا کیا حال ہے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اسے ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے کیونکہ درد دل ایک قابل قدر شے ہے۔" پس روزے سے محرومی کے نتیجے میں اگر درد دل ہو تو ایک بہت ہی اعلیٰ نشان ہے اس بات کا کہ واقعتہً "تمہاری روزوں سے محرومی تمہیں ثواب سے محروم نہیں رکھے گی۔ بلکہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ ایسے درد دل والے کو عام روزہ رکھنے والے کے ثواب سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 16- جنوری 98ء)

(الفضل انٹرنیشنل لندن 6 مارچ 1998ء)

کامیابی کے ذرائع کے مطابق کام کرتے چاہئیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

پس میں آپ لوگوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ آپ غور کریں کہ جو کام ہم کرتے ہیں۔ وہ ان ذرائع کے مطابق ہے یا نہیں جو خدا نے ہماری کامیابی کے لئے مقرر کئے ہیں۔ اس کے لئے سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہئے کہ ہمارا کام کیا ہے۔ نفس کی اصلاح کے لئے ان احکام پر عمل کرنا ضروری ہے کہ جن سے اعلیٰ اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن میں اس وقت ان فرائض کا ذکر نہیں کرنا چاہتا' جن کے بغیر کوئی (صاحب ایمان) ہی نہیں ہو سکتا' بلکہ ان کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جو (اہل ایمان) کے لئے ضروری ہیں۔ ان سے میرا سوال یہ ہے کہ جس فوج میں وہ داخل ہیں۔ اس کا کام کرتے ہیں۔ یا نہیں اور یہ تو میں بتا چکا ہوں کہ اس فوج کا کام شیطان کے حملے کا دفعیہ اور (دین حق) کا جھنڈا گاڑنا ہے۔ اس زمانہ میں چونکہ دین پر حملہ دلائل کے ساتھ ہو رہا ہے۔ دین میں نقص پیدا کئے جا رہے ہیں۔ (دین حق) پر اعتراض اور شکوک پیش ہو رہے ہیں۔ اس لئے اس وقت اس کا دفعیہ قلم اور زبان سے ہی ہو سکتا ہے۔ جس کے لئے بعض باتیں ضروری ہیں۔ مثلاً جو لوگ قلم استعمال کرتے ہیں۔ ان کے لکھے ہوئے کو لوگوں تک پہنچانے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے مال خرچ کرنا چاہئے پھر زبان اس وقت تک چلائی نہیں جا سکتی۔ جب تک دشمن کے حالات سے آگاہی نہ ہو۔ اس لئے ضروری ہے کہ دشمن کے اعتراضات سے واقفیت حاصل کی جائے اس کے بعد وقت خرچ کرکے قلم اور زبان سے خدمت (دین حق) ہو سکتی ہے تو اس کام کے لئے مال قربان کرنے کی ضرورت ہے۔ وقت قربان کرنے کی ضرورت ہے اور علم کے حصول کی ضرورت ہے۔ ابتلاؤں میں ثابت قدم رہنا چاہئے۔ اس لئے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنے والی بات ہے۔ کہ جو لوگ خدا کی طرف لوگوں کو بلاتے اور گمراہی سے نکال کر ہدایت کی طرف لانے کی کوشش کرتے ہیں ان کے ساتھ ابتلاء بھی لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ بتانا چاہتا ہے کہ چونکہ یہ میری باتیں لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ اس لئے ان پر کوئی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ تو ان پر خواہ اپنے نفس کے یا رشتہ داروں کے یا اور لوگوں کے ذریعہ ابتلاء آنے ضروری ہیں۔ جن میں سے کچھ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور کچھ شیطان کی طرف سے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے تو اس لئے کہ تا دنیا کو دکھائے۔ کہ یہ گو مغلوب اور کمزور تھا' لیکن غالب اور طاقت ور ہو گیا ہے۔ اور شیطان کی طرف سے اس لئے کہ ان باتوں میں پڑ کر اپنے اصل مقصد کو چھوڑ دے۔ اس لئے (ایمان والوں) پر ابتلاء ضرور آتے ہیں' لیکن جو ان میں ثابت قدمی دکھاتے ہیں وہی کامیاب ہوتے ہیں اس لئے (-) کہ جب ایمان ہوتا اور عمل صالح کرتے ہیں تو ایک دوسرے کو سکھاتے اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ (صاحب ایمان) پر جب ابتلاء آتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ بات ہی کیا ہے میں خدا کے رستہ میں مر بھی جاؤں تو کیا ہے۔

تو ہر ایک (صاحب ایمان) کو یہ باتیں ذہن نشین کرنی ضروری ہیں۔ اور ان پر عمل کرنا فرض ہے۔ کیونکہ جب تک یہ نہ ہوں کامیابی نہیں حاصل ہو سکتی۔ پس تم لوگ ان کو یاد رکھو اور اپنے نفس کا مطالعہ کرو کہ اس میں یہ پائی جاتی ہیں۔ یا نہیں کوئی شخص جو صرف چندہ دیتا ہے اور علم حاصل کر کے (دعوت الی اللہ) نہیں کرتا۔ وہ فاتحین میں سے نہیں ہے۔ یا علم تو حاصل کرتا ہے۔ لیکن اس کے پھیلانے کے ذریعہ پر عمل نہیں کرتا وہ بھی فاتحین میں سے نہیں ہے۔ یا جو علم کے پھیلانے کے ذریعہ کو مہیا کرتا ہے' لیکن اپنے وقت کی قربانی نہیں کرتا۔ وہ بھی فاتحین میں شامل نہیں ہے۔ ہاں جس میں یہ ساری باتیں پائی جاتی ہیں کہ علم حاصل کرے اس کے آگے پہنچانے کا سامان بہم پہنچائے۔ وقت کی قربانی کرے۔ اس پر جو ابتلاء آئیں ان میں ثابت قدم رہے۔ وہ فاتحین میں شامل ہو گا۔ پس آپ لوگ یاد رکھیں کہ آپ کے ذمہ بہت بڑا کام ہے اور جن کے ذمہ اتنا بڑا کام ہو۔ ان کو بہت زیادہ فکر کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دے کہ ان عقاید پر قائم رہیں جو خدا تعالیٰ کے نزدیک صحیح اور درست ہیں۔ اور ان ذرائع پر عمل کرنے کی توفیق بخشے جو کامیابی کے لئے مقرر ہیں۔

(از خطبہ 14 فروری 1919ء)

☆....☆....☆....☆

پاک زبان

مسروق کہتے ہیں کہ (ایک دن) ہم عبد اللہ بن عمرو کے پاس بیٹھے تھے (آنحضرت ﷺ کا تذکرہ ہو رہا تھا) عبد اللہ بن عمرو ہمیں حضورؐ کی باتیں بتا رہے تھے کہ دوران گفتگو عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ حضورؐ کی زبان پر کبھی کوئی ایسی بات نہیں آتی تھی جو ناپسندیدہ ہو۔ کبھی کوئی فحش کلمہ کوئی بے حیائی کی بات ہم نے حضورؐ کی زبان سے نہیں سنی نہ حضورؐ کو ایسی عادت تھی نہ حضورؐ تکلفاً کوئی ایسی بات کرتے تھے بلکہ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے بہتر انسان وہ ہے جو تم میں سے اپنے اخلاق میں سب سے اچھا ہو۔

(بخاری کتاب الادب باب حسن الخلق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ صاحب

عمر خیام - ریاضی دان اور شاعر

ایران کے صوبہ خراسان میں نیشاپور ایک شہر ہے جس میں نامور فضلاء حکماء اور شعراء پیدا ہوئے عمر خیام بھی نیشاپور کے قریب ایک گاؤں میں پیدا ہوا۔ اس کا اصلی نام غیاث الدین ابو الفتح عمرو بن ابراہیم تھا۔

عمر خیام کے والد خیمہ بنانے کا کام کرتے تھے۔ اس لئے اس نے بھی ابتدا میں اپنے باپ دادا کا پیشہ اختیار کیا۔ اس لئے اس نے تواضع اور انکسار کے باعث اپنا تخلص خیام رکھا۔ لیکن بعد میں اس نے یہ کام چھوڑ دیا اور 430ھ میں وہ نیشاپور چلا گیا۔ نیشاپور جا کر وہ ایک مشہور مدرسہ میں داخل ہو گیا۔

نیشاپور کا وہ مدرسہ جس میں عمر خیام نے تعلیم حاصل کی وہ مدرسہ اس وقت دنیا کے تمام مدرسوں میں بہت اعلیٰ مقام رکھتا تھا۔ اور اس کی شہرت دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ اسی مدرسہ میں اس وقت کے ایک بہت بڑے فاضل استاد امام موفق تھے۔ عمر خیام نے بھی علامہ موفق نیشاپوری کی خدمت میں زانوئے تلمذ تہہ کیا۔

اس مدرسہ میں اس وقت نظام الملک طوسی اور حسن بن صباح اس کے کلاس فیلو تھے۔ اس عرصہ تعلیم میں ان تینوں بعد میں مشہور عالم ہونے والوں میں دوستی ہو گئی۔ اور ان میں باہم اس درجہ محبت اور الفت بڑھ گئی کہ ایک دوسرے سے کسی وقت بھی جدا نہیں ہوتے تھے۔

ان تینوں دوستوں میں سے نظام الملک سب سے زیادہ خوش قسمت نکلا وہ حصول تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد سلطان الپ ارسلان سلجوقی کے پایہ تخت اصفہان چلا گیا جہاں وہ جلد ہی شاہی منشیوں کی صف میں شامل ہو گیا اور اس کے بعد اپنی خداداد ذہانت قابلیت حسن لیاقت اور شائستگی کے بل بوتے پر ترقی کرتا ہوا سلطان کا خاص منشی مقرر ہوا اور جلد ہی دبیر الملک کے عہدہ پر سرفراز ہوا۔ اور آخر کار صدر اعظم کے جلیل القدر عہدے پر مقرر کیا گیا۔ مزید عزت افزائی اس کی یہ ہوئی کہ بارگاہ سلطانی سے نظام الملک کا لقب عطا ہوا۔

465ھ میں الپ ارسلان کی وفات پر ملک شاہ سلجوقی تخت شاہی پر بیٹھا تو نظام الملک کی عزت و توقیر اور بڑھ گئی اور ملک شاہ نے اسے سلطنت کے تمام امور کا انچارج مقرر کر دیا۔ اور اس کی عزت و شہرت بوجہ اس کے اخلاق فاضلہ اور اعلیٰ عدل و انصاف کے اور بڑھ گئی۔

اس دوران عمر خیام اور حسن بن صباح کی حالت میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی تو ان دونوں نے اپنے مکتب کے یار غار سے مدد حاصل کرنے کی سوچی اور اس غرض کے لئے اصفہان پہنچے اور نظام الملک سے اپنی حالت بیان کی۔ نظام الملک نے ان دونوں کی بہت عزت افزائی اور دلداری کی اور ان سے پوچھا کہ وہ ان کے لئے کیا کر سکتا ہے۔

عمر خیام نے کہا کہ میں تو درویش شاعر ہوں اور کسی عہدے وغیرہ کی خواہش نہیں صرف یہ چاہتا ہوں کہ زندگی اپنے آبائی گاؤں میں رہ کر شعرو شاعری اور مے و معشوق میں بسر کروں اس کے علاوہ مجھے نہ کوئی تمنا ہے نہ کسی چیز کی ضرورت۔ اس پر نظام الملک نے خیام کے لئے اس کے وطن نیشاپور میں کم و بیش بارہ سو اشرفی سالانہ کی جاگیر مقرر کر دی جس پر خیام خوش ہو کر واپس اپنے وطن لوٹا اور آرام کی زندگی گزارنے لگا۔

حسن بن صباح نے خواہش کی کہ اسے دربار شاہی میں کوئی عہدہ مل جائے۔ نظام الملک نے اس کو بھی کسی شاہی خدمت پر مقرر کر دیا۔ لیکن افسوس کہ اس نے جلد ہی نظام الملک کے خلاف ریشہ دوانیاں شروع کر دیں اور اس کی جگہ خود لینے کی کوشش کرنے لگا۔ لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکا اور جلد ہی اپنے عہدہ جلیلہ سے ہٹا دیا گیا۔ اس کے بعد وہ اپنی سازشی افتاد طبع کے باعث اسماعیلیہ فرقہ میں داخل ہو کر فرقہ باطنیہ کا امام بن گیا۔

عمر خیام کی اگرچہ مشہوری کی بڑی وجہ اس کی رباعیات ہیں جو مے و معشوق کے موضوع پر حرف آخر سمجھی جاتی ہیں۔ ان رباعیات کی مشہوری میں آئیرلینڈ کے مشہور ادیب (Filz Gerald) کا بڑا حصہ ہے۔ اس انگریز شاعر و ادیب نے ان رباعیات کا انگریزی زبان میں منظوم ترجمہ کیا جو انگریزی دان طبقہ میں بے حد مقبول ہوا اور پسند کیا گیا۔ اور اسی وجہ سے خیام کے نام سے انگریزی بولنے والی دنیا روشناس ہوئی۔ ویسے ان رباعیات کا ترجمہ اردو میں بھی کیا گیا جو آغا شاعر قزلباش دہلوی کا مرہون منت ہے۔

عمر خیام کی مشہوری فی زمانہ اس کی مے و معشوق کی شاعری بنی لیکن درحقیقت وہ ایک عظیم عالم و فاضل شخص تھا۔ ریاضی میں اسے مہارت تامہ حاصل تھی۔ اور اپنے زمانہ کا مانا ہوا ریاضی دان تھا۔ اس کے علاوہ مذہبی علوم اور ادب و تاریخ میں بھی اس کو امام مانا جاتا ہے۔ فن قرأت میں کمال رکھتا تھا۔ اور علم نجوم و فلکیات میں اس کا مقام بہت بلند ہے۔ عمر خیام فلسفہ میں بو علی سینا کا پیرو تھا۔

467ھ میں ملک شاہ نے اس وقت کے لاکھوں روپیہ صرف کر کے ایک عظیم الشان رصد گاہ بنوائی جس میں کام کے لئے عمر خیام کو خاص طور پر مقرر کیا گیا۔ عمر خیام نے اس رصد گاہ میں کام کر کے ایک زائچہ تیار کیا جس کو یورپ میں اب طبع کر کے شائع کیا گیا ہے۔

خیام زیادہ تر فلسفہ یونان کا درس دیتا تھا۔ جس پر علمائے دین اس کے سخت خلاف ہو گئے۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ اس کو قتل کرنے کے منصوبے بنائے گئے۔ جس پر وہ حج کے لئے چلا گیا اور واپس آ کر اس نے اپنا سلسلہ درس بند کر دیا۔

عمر خیام کا شاہی درباروں میں بے حد احترام کیا جاتا تھا۔ لیکن یہ احترام اس کے علم و فضل کی وجہ سے تھا نہ کہ شاعری کے لحاظ سے اگرچہ فی زمانہ اس کی شاعری ہی اس کی مشہوری کا باعث بنی۔

عمر خیام نے کتابیں کم تصنیف کی ہیں صرف چند مختصر رسالے اور کتابچے ہیں جو اس کی طرف منسوب ہیں۔

سید سلیمان ندوی اعظم گڑھ نے اپنی ایک کتاب میں خیام سے منسوب مندرجہ ذیل کتابوں کا ذکر کیا ہے۔

(1) رسالہ الکون والتکلیف
(2) رسالہ الوجود
(3) رسالہ فی کلیات وجود (فارسی)
(4) میزان الحکم

عمر خیام کو فلسفہ، نجوم، فلکیات، الجبراء، فقہ، ادب، تاریخ اور فن قراءت میں کمال حاصل تھا اور اس کے اپنے زمانہ میں انہی علوم میں دسترس تامہ رکھنے کی وجہ سے اس کی عزت و تکریم بادشاہی درباروں تک میں کی جاتی تھی۔ اور ان علوم میں وہ حرف آخر سمجھا جاتا تھا۔ مگر اس کو جس فن نے مشہور عالم کیا وہ اس کی شاعری اور رباعیات تھیں اور اس میں یورپ والوں نے اس بھولے ہوئے عالم و فاضل اور شاعر کو زمین سے اٹھا کر شہرت کے آسمان پر پہنچا دیا۔

عمر خیام کی رباعیوں کے ترجمے فرانسیسی جرمنی اور ہالینڈ کی زبان میں بھی ہو چکے ہیں۔

عمر خیام کی رباعیوں کی تعداد ایک ہزار کے قریب خیال کی جاتی ہے جن میں سے بہت بڑی تعداد خمریات کی ہے۔ لیکن دوسری رباعیوں میں خمریات کے علاوہ مناجات، توبہ و استغفار، تصوف، اخلاق، مسئلہ جبر، دنیا کی بے ثباتی اور رضا. قضا وغیرہ کے متعلق ہیں۔

عمر خیام کی رباعیاں، سادہ، نیم رنگ اور رنگین تینوں قسم کی ہیں۔ انداز بیان صاف، شستہ اور پاکیزہ ہے۔ الفاظ متین اور ملائم استعمال کئے گئے ہیں۔ پیچیدہ اور مشکل طریقہ کار کو اختیار کرنے کی بجائے ہر مضمون کو سادگی سے ادا کیا گیا ہے۔ یہ رباعیاں فصاحت و بلاغت اور سلاست کے اعلیٰ نمونے ہیں۔

اس عظیم عالم و فاضل شخص اور شاعر نے 1123ء میں وفات پائی۔

عالمی منظر

محمد زاہد صاحب

سرمایہ داری نظام کا زوال

سوویت یونین کے خاتمہ پر مغربی ممالک بلکہ دنیا بھر میں یہ خیال غالب آ چکا تھا کہ کمیونسٹ نظام ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا گیا ہے کیونکہ اس کی ناکامی کی وجہ سے ہی دنیا کی ایک سپر پاور مع اپنے تمام ایٹمی ہتھیاروں اور فوجوں کے 'پارہ پارہ ہو چکی تھی۔ امریکہ کے ایک مشہور دانشور فوکی یاما نے کہا کہ مغربی جمہوریت اور سرمایہ داری نظام کو اب کبھی بھی کسی دوسرے نظام سے خطرہ باقی نہیں رہا ہے اور آنے والی دنیا کو رہتی دنیا تک کسی نہ کسی رنگ میں اسی نظام کے ساتھ زندہ رہنا ہو گا۔ اور اپنا اپنا نظام حکومت چلانا ہو گا۔ لیکن قدرت خداوندی ہے کہ دس سال سے بھی کم عرصہ میں ایک دوسرا انقلاب جنم لے رہا ہے جو کہ کسی وقت بھی سرمایہ داری نظام کے لئے خطرہ بن سکتا ہے اور جس طرح روس اپنی تمام طاقت کے باوجود خود بخود دیکھتے ہی دیکھتے اپنے افسوسناک انجام کو پہنچا اسی طرح سرمایہ داری نظام اور اس کے ساتھ ہی اس سے چمٹے رہنے والے ملکوں کی باوجود ان کی عظیم اقتصادی سیاسی اور فوجی طاقتوں کے صف لپیٹ دی جائے اور اس کی جگہ کوئی ایسا نظام لے لے جو کہ واقعی دنیا کے لئے آسانی اور رحمت کا موجب ہو نہ کہ سرمایہ داری نظام کی طرح غریبوں اور بے بسوں کو لوٹنے کا ایک ذریعہ۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی ابتدا تو ہو چکی ہے۔ یورپین یونین کے پندرہ ممبروں میں سے 13 ممالک ایسے ہیں جن پر سوشلسٹ حکومتیں راج کر رہی ہیں اور اب صرف آئرلینڈ اور سپین ہی دائیں بازو کے نمائندوں کے طور پر رہ گئے ہیں جبکہ سپین کے متعلق بھی کہا جاتا ہے کہ اگلے الیکشن میں اس کی موجودہ دائیں بازو کی حکومت بھی الیکشن ہار جائے گی۔ اور پھر آئرلینڈ ہی یورپین یونین کے ممالک میں دائیں بازو کی نمائندگی کرنے کے لئے باقی رہ جائے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ سرمایہ داری نظام اور سماجی انصاف کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ سرمایہ داری نظام میں امیر ہمیشہ امیر سے امیر تر ہوتا چلا جاتا ہے جبکہ غریب بتدریج غربت اور مایوسی کی اتھاہ گہرائیوں میں دھنستا جاتا ہے۔ اس لئے ایسے نظام کا باقی رہنا قوانین فطرت کے بھی خلاف ہے۔ اس لئے اسے اپنے انجام تک پہنچنے سے کوئی کوشش بھی نہیں روک سکتی۔

مشرقی ایشیا کے ممالک سے شروع ہونے والا اقتصادی بحران اب تقریباً تمام دنیا پر اپنے اثرات ڈال رہا ہے۔ تمام ممالک حیران و پریشان ہیں کہ اس عذاب کو کس طرح روکا جائے۔ لیکن اسی بحران کی وجہ سے دولت مند سرمایہ کار لوگ خوب فائدہ بھی حاصل کر رہے ہیں ظاہر ہے کہ یہ ایک ایسی بے انصافی کی بات ہے کہ چند لوگوں کے فائدے کی خاطر دنیا کی ایک بہت بڑی آبادی کو قوت لایموت بھی نہ مل سکے۔ دوسری طرف آئی۔ ایم۔ ایف اور ورلڈ بینک جیسے اداروں کو اس تباہی و بربادی کا ذمہ وار ٹھہرایا جا رہا ہے اور بات بھی یہی ہے کہ آج تک کوئی ملک بھی ایسا نہیں جو کہ ان سودی کاروبار کرنے والے اداروں کے ساتھ روابط قائم کرنے کے بعد پنپ سکا ہو اور اس کی پبلک نے اس کی کارروائیوں کو سراہا ہو۔

بہرحال صرف چند سالوں ہی میں ایسی کایا پلٹ ایک حیران کن بات ہے۔ اور وہی روس جو کل تک سوشلزم کا قبرستان سمجھا جاتا تھا وہاں بایاں بازو زور پکڑ رہا ہے۔ اس کے نائب وزیر اعظم نے واضح طور پر کہا ہے کہ نیشنلائزیشن کو دوبارہ رائج کرنا پڑے گا کیونکہ صرف نجی ملکیت سے اور کھلی منڈی سے ہمیں سوائے غربت اور مصائب کے کچھ نہیں ملا ہے اور ہم سوویت دور کے معیار زندگی سے بھی 50 فی صد پیچھے جا چکے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد شکر اللہ صاحب

کاغذ - تدریجی مراحل

ہمارے روزمرہ کے استعمال میں آنے والی بعض چیزیں بظاہر بڑی معمولی اور حقیر نظر آتی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کے بغیر ہمارا گزارا نہیں ہو سکتا۔ ایسی ہی چیزوں میں کاغذ بھی شامل ہے یوں دیکھا جائے تو کاغذ کتنی عام سی چیز ہے لیکن ذرا سوچئے کہ آج اگر کسی وجہ سے کاغذ دنیا سے غائب ہو جائے تو کیا ہو؟ اخبار' رسالے' کتابیں' کرنسی نوٹ' ڈاک کے لفافے اور کاغذ سے بنی ہوئی سینکڑوں دوسری چیزوں کے بغیر کس طرح گزارا ہو گا؟ آپ کسی دوست کو خط لکھنا چاہیں گے تو کس چیز پر لکھیں گے؟ صرف کاغذ نہ ہونے سے کیسی افراتفری مچے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ کاغذ اب ہماری روزمرہ کی ضروریات میں اتنی اہم شے بن گیا ہے کہ اس کے بغیر ہمارے ہزاروں کام ٹھپ ہو کر رہ جائیں گے۔

اپنی زندگی میں کاغذ کی اہمیت پر غور کیجئے اور اس کے بعد سوچئے کہ پرانے زمانے میں جبکہ ابھی کاغذ ایجاد نہیں ہوا تھا لوگ کیا کرتے ہوں گے؟ لکھنے پڑھنے کے لئے انہیں کس قدر مشکلات پیش آتی ہوں گی؟

کاغذ کی ایجاد سے پہلے لوگوں نے لکھنا پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ گو اس زمانے کے رسم الخط عجیب اور بڑے مشکل ہوتے تھے لیکن اس کے باوجود قدیم زمانے کے انسانوں نے اپنے خیالات کا اظہار تحریر کی صورت میں کرنے کا طریقہ ایجاد کر لیا تھا۔ کاغذ کے بغیر اس مشکل کا حل انہوں نے یوں نکالا کہ درختوں کی چھال یا جانوروں کی کھال پر لکھنے لگے۔ چھال پر لکھنا بہت مشکل تھا پھر چھال کو موسم کی شدت سے محفوظ رکھنا بھی محال تھا۔ دوسری طرف کھال کے سلسلے میں سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ کچھ عرصے کے بعد کھال خشک ہو کر خراب ہو جاتی اور اس کے ساتھ ہی تحریر بھی۔ چھال اور کھال کے علاوہ مٹی اور پتھر کی سلیں بھی استعمال ہوتی تھیں لیکن انہیں بھی عام استعمال میں نہیں لایا جا سکتا تھا۔

پپائرس کی ایجاد

کاغذ سے ملتی جلتی چیز سب سے پہلے اہل مصر نے آج سے چار ہزار سال پہلے ایجاد کی۔ یہ کاغذ تو نہیں تھا لیکن کاغذ کی جگہ اسے استعمال کیا جا سکتا تھا اسے پپائرس (Papyrus) کہتے تھے۔ کاغذ کے لئے انگریزی لفظ پیپر (Paper) اسی پپائرس سے بنا ہے۔ پپائرس ایک پودے کا نام تھا جس کی چھال سے لکھنے کے لئے کاغذ نما چیز بناتے تھے۔ پودے کی رعایت سے اس چیز کا نام بھی پپائرس مشہور ہو گیا۔ لکھنے کے لئے یہ چیز کھالوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ بہتر تھی۔

پپائرس کی ایجاد مصریوں کا بہت بڑا کارنامہ تھا۔ اس زمانے کی بہت سی یادداشتیں اور بہت سی تحریریں اسی پر لکھی گئیں۔ قدیم مصری مقبروں (اہرام) میں سے ایسی کئی نادر یادداشتیں ملی ہیں۔

ان کے مطالعے سے ماہرین کو بہت سی قیمتی معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ سب سے حیران کن بات یہ ہے کہ چار ہزار سال گزر جانے کے باوجود ان کا کچھ نہیں بگڑا۔

پپائرس کی ایجاد کے ساتھ ہی مصر میں اس کی صنعت کو بے حد ترقی ملی۔ چنانچہ اس زمانے میں اہل مصر نہ صرف اپنی ملکی ضروریات کے لئے پپائرس تیار کر لیا کرتے تھے بلکہ مشرقی بحیرہ روم کے دوسرے ملکوں کو بھی برآمد کرتے تھے۔ صدیوں تک پپائرس بنانے کا طریقہ صرف مصریوں تک محدود رہا۔ پھر جب رومیوں نے مصر فتح کر لیا تو انہیں اس کی ترکیب کا پتہ چلا۔ روم میں اس وقت ابھی کھالوں ہی پر لکھنے کا رواج تھا۔ فتح مصر کے بعد پپائرس بنانے کی صنعت روم میں بھی پہنچ گئی لیکن اس کے لئے خام مال یعنی پپائرس کی چھال مصر ہی سے منگوانی پڑتی تھی' کیونکہ پپائرس کا پودا مصر ہی میں اگتا تھا۔

کاغذ کی ایجاد

موجودہ قسم کا کاغذ ایجاد کرنے کا سہرا اہل چین کے سر ہے۔ انہوں نے 1900 سال پہلے باقاعدہ طور پر کاغذ تیار کرنا شروع کر دیا تھا لیکن کاغذ تیار کرنے کا طریقہ انہوں نے صدیوں تک دوسری قوموں سے چھپائے رکھا۔ چینیوں کا کاغذ بنانے کا طریقہ دو ہزار سال پہلے بھی وہی تھا جو آج کل دنیا بھر میں رائج ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس وقت کاغذ ہاتھ سے بنایا جاتا تھا اور آجکل یہ کام مشینیں کرتی ہیں۔

اہل چین کپڑے کے بیکار چیتھڑوں' ریشم کے بچے کھچے ریشوں' پرالی' اور شہتوت کی چھال سے کاغذ تیار کرتے تھے۔ فالتو اور بیکار چیزوں کو استعمال میں لانے کا یہ بہترین طریقہ تھا ورنہ دوسری صورت میں یہ چیزیں ضائع جاتی تھیں۔ کاغذ بنانے کے لئے ان چیزوں کو پانی میں ڈال کر خوب ابالا اور پکایا جاتا تھا حتیٰ کہ سب کچھ گل کر ایک پلپلے سے لیسدار مادے کی شکل اختیار کر لیتا۔ یہ مادہ بڑے بڑے ڈرموں میں بھر لیا جاتا۔ اس کے بعد دوسرا مرحلہ شروع ہوتا۔ کاغذ بنانے کا سانچہ اصل میں بانس کی لکڑی کا بنا ہوا ایک فریم سا ہوتا جس کے اندر ریشم یا کسی اور چیز کی ایک باریک سی سکرین (جالی) لگی ہوتی ہے۔ کاغذ بنانے والا کاریگر اس فریم نما سانچے کو تیار شدہ مادے کے ڈرم میں ڈبو کر جب باہر نکالتا تو سکرین میں سے مادے کا پانی واپس ڈرم میں گر جاتا اور باقی مواد سکرین کے اوپر رہ جاتا۔ اسے دھوپ میں خشک کر کے سکرین پر سے اتار لیا جاتا اور اس کے بعد ہموار سلوں کے نیچے رکھ کر پریس (Press) کر لیا جاتا۔ بس کاغذ تیار ہو جاتا۔

عربوں کا فن

صدیوں تک اہل چین اس طریقے سے کاغذ تیار کرتے رہے مگر انہوں نے اس عرصے میں غیر ملکی لوگوں کو اس طریقے کی ہوا بھی نہ لگنے دی۔ 703ء میں عربوں نے چینیوں کے ایک شہر سمرقند کو فتح کیا تو وہاں کاغذ بنانے کا ایک کارخانہ بھی ملا۔ اس طرح عربوں کو کاغذ بنانے کے فن کا علم ہوا۔ عربوں نے اس فن میں گہری دلچسپی لی اور اسے بڑی ترقی دی۔ عربوں کے ذریعے ہی یہ فن افریقہ' ایشیا اور یورپ میں پھیلا اور اس کے بعد آہستہ آہستہ ساری دنیا میں رواج پا گیا۔

مراکش کا کاغذ

1200ء کے قریب مراکش میں کاغذ بنانے کا ایک بڑا کارخانہ قائم کیا گیا۔ شمالی افریقہ کے مختلف حصوں سے اونٹوں کے قافلے اس کارخانے کے لئے خام مال یعنی چیتھڑے وغیرہ اکٹھے کر کے مراکش لاتے جن سے لکھنے کے لئے اعلیٰ قسم کا کاغذ تیار کیا جاتا تھا۔ مراکش میں اس وقت تیار ہونے والا کاغذ معیار کے لحاظ سے آج کل کے کاغذ سے کمتر نہ تھا۔ مراکش کے علاوہ مسلمانوں نے اپنے زیر نگین دوسرے ممالک مثلاً سپین اور سسلی وغیرہ میں بھی اس صنعت کو بڑی ترقی دی اور وہاں کاغذ بنانے کے کارخانے قائم کئے۔

کاغذ کی ایجاد کے کافی عرصے بعد تک اس کی پیداوار بہت کم رہی۔ چونکہ سارا کام ہاتھ سے کرنا پڑتا تھا اس لئے ایک کاغذ کی تیاری پر بہت محنت اور بہت وقت صرف کرنا پڑتا تھا۔ کاغذ کی پیداوار محدود تھی اس لئے اس کی قیمت بھی زیادہ ہوتی تھی۔ چنانچہ کاغذ کا استعمال امراء تک ہی محدود رہا۔

1799ء میں ایک فرانسیسی لوئی رابرٹ نے ایک ایسی مشین ایجاد کی جس کے ذریعے کم وقت میں زیادہ کاغذ تیار کیا جا سکتا تھا۔ یہ مشین ایک وقت میں بارہ فٹ چوڑا اور پچاس فٹ لمبا کاغذ تیار کر سکتی تھی۔ اس کے باوجود کاغذ کی قلت کا مسئلہ حل نہ ہوا کیونکہ ایک تو اس مشین کی کارکردگی محدود سی تھی دوسرے خام مال یعنی کپڑوں کے چیتھڑوں کی قلت اس راہ میں حائل ہوئی اور کاغذ کی پیداوار میں ضرورت کے مطابق اضافہ نہ ہو سکا۔ آخر 1845ء میں ایک جرمن موجد فریڈرک کیلر نے اس مشکل کا حل تلاش کر لیا۔ کیلر ایک عرصے سے کاغذ بنانے کے مختلف طریقوں پر تحقیقات کر رہا تھا۔ اس تحقیق کے دوران اسے پتہ چلا کہ لکڑی سے بھی بڑا اچھا کاغذ تیار کیا جا سکتا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ کپڑوں کے چیتھڑوں کے مقابلے میں لکڑی کہیں وافر مقدار میں حاصل کی جا سکتی تھی۔ چنانچہ خام مال کی قلت کا مسئلہ حل ہو گیا اور کاغذ کی پیداوار میں سینکڑوں گنا اضافہ ہو گیا۔ آہستہ آہستہ مشینیں بہتر سے بہتر ہوتی چلی گئیں اور آجکل تو بعض مشینیں اتنی تیز ہیں کہ کئی ہزار فٹ فی منٹ کے حساب سے کاغذ تیار کر سکتی ہیں۔

موجودہ زمانے میں زیادہ تر کاغذ لکڑی ہی سے تیار کیا جاتا ہے لیکن اس کے علاوہ ردی کاغذات' کپڑوں کے چیتھڑوں' کپاس' بھوسہ اور بعض پودوں کی چھال اور تنوں وغیرہ سے بھی کاغذ بنایا جاتا ہے البتہ بہترین قسم کا کاغذ کپڑے کے چیتھڑوں ہی سے بنتا ہے۔ چنانچہ اچھی قسم کی سٹیشنری' اہم دستاویزات' اور کرنسی نوٹوں کے لئے جو کاغذ استعمال کیا جاتا ہے وہ سو فیصد کپڑے ہی سے تیار کیا ہوا ہوتا ہے البتہ عام استعمال کے لئے اور اخباری کاغذ (News Print) سارے کا سارا لکڑی ہی سے تیار کیا جاتا ہے۔

☆......☆......☆......☆

"لانینا"- موسمی عمل

ابھی تک ہم "ال نینو" کو ہی سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ "لانینا" کا عمل بھی سامنے آیا ہے۔ "ال نینو" کا مختصر تعارف یہ ہے کہ جب بحرالکاہل میں ٹمپریچر کی زیادتی کی وجہ سے طوفان اٹھتے ہیں اور دیگر موسمی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں تو اس عمل کا نام سائنس دانوں نے "ال نینو" رکھا ہے۔

اب یہ کہا جاتا ہے کہ اس عمل کا الٹ بھی موجود ہے۔ یہ بات پاکستان کے محکمہ موسمیات کے ڈائریکٹر جنرل قمرالزمان چوہدری نے بتائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "لانینا" کا موسمی عمل "النینو" کے بالکل برعکس ہے۔ انہوں نے "لانینا" کے متعلق بتایا کہ جب "ال نینو" کا عمل ختم ہوتا ہے تو اس کے الٹ "لانینا" کا عمل شروع ہوتا ہے اور بحرالکاہل کا پانی سخت ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

لیکن یہ مت سمجھئے کہ "لانینا" کوئی نیک خبر لائے گا۔ چوہدری قمرالزمان کے کہنے کے مطابق اس موسمی تغیر کے باعث پاکستان میں اگلے دو ماہ تک بارش نہیں ہو گی اور خشک سردی پڑے گی۔ اور یہ سب کچھ "لانینا" کی مہربانی سے ہو گا۔ بحرالکاہل سے اٹھنے والی ان ٹھنڈی ہواؤں کے باعث آئندہ دو ماہ کے بعد بھی زیادہ بارشوں کی توقع نہیں۔ اس لئے اس خشک سالی سے بچنے کے لئے کاشتکاروں کو اپنی فصلوں کی آب پاشی کے لئے ہر قسم کے آبی وسائل حاصل کرنے کی کوشش بروقت کرنی چاہئے تاکہ فصل کا نقصان خشک سالی کی وجہ سے کم سے کم ہو۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

لطائف

سیاح ملاح سے:۔ میں دریا میں نہانا چاہتا ہوں۔ یہاں بڑی مچھلیاں تو نہیں ہیں

ملاح۔ نہیں جناب مچھلیوں کو تو مگرمچھ کھا گئے ہیں۔ آپ تسلی سے نہائیں۔

OOO

باپ نے بیٹے سے پوچھا "بیٹے تم درزی سے میرا سوٹ لے کر نہیں آئے" بیٹے نے کہا "ابو درزی کہہ رہا تھا کہ پیسوں کے بغیر وہ سوٹ نہیں دے گا باپ نے کہا تم نے اسے بتایا نہیں کہ تم ایک چھوٹے بچے ہو اگر تم روپے لے کر آتے تو تم سے گر کر سکتے تھے۔

بیٹا:۔ ہاں ابو میں نے اسے بتایا تھا وہ کہہ رہا تھا جب تم بڑے ہو جاؤ گے تو آکر سوٹ لے جانا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

جمعہ 25- دسمبر 1998ء

12-15 رات- جرمن سروس-
1-45 رات- چلڈرنز کارنر- قرآن کلاس نمبر45
2-05 رات- فرام دی آرکائیوز- مجلس عرفان-84-2-8 کراچی
2-50 رات- ہومیوپیتھی کلاس-
3-55 رات- عربی زبان سیکھئے-
4-15 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- سجرے پھل-
5-05 رات- تلاوت- خبریں-
5-40 رات- یسرنا القرآن کلاس-
6-00 صبح- درس الحدیث-
6-10 صبح- درس القرآن 98-12-24
7-50 صبح- لقاء مع العرب-
8-55 صبح- اردو کلاس-
10-00 صبح- ہومیوپیتھی کلاس-
11-05 دوپہر- تلاوت- درس الحدیث- خبریں-
11-40 دوپہر- یسرنا القرآن کلاس نمبر47-
12-10 دوپہر- پشتو پروگرام- نمبر4-
12-15 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
12-55 دوپہر- تقریر از امام عطاء المجیب راشد صاحب- رمضان پر-
1-35 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-50 دوپہر- اردو کلاس-
3-50 سہ پہر- کمپیوٹر سب کے لئے-
4-25 شام- بنگالی پروگرام-
5-05 رات- تلاوت- درس ملفوظات- خبریں
6-00 رات- خطبہ جمعہ لائیو-
7-05 رات- ڈاکو منٹری- لینگویج انسٹی ٹیوٹ ربوہ- حصہ دوئم-
7-25 رات- ملاقات فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ-
9-25 رات- خطبہ جمعہ-98-12-25
9-40 رات- لقاء مع العرب-
11-05 رات- تلاوت- حدیث-
11-20 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 26- دسمبر 1998ء

12-40 رات- جرمن پروگرام-
1-15 رات- چلڈرنز کارنر-
2-15 رات- نیوز ریویو 1998ء
2-40 رات- خطبہ جمعہ 98-12-25
3-45 رات- ملاقات- فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ-
5-05 رات- تلاوت- حدیث- خبریں-
5-40 رات- چلڈرنز کارنر-
6-10 صبح- لقاء مع العرب-

7-15 صبح- خطبہ جمعہ-98-12-25
8-15 صبح- اردو کلاس-
9-20 صبح- کمپیوٹر سب کے لئے-
10-00 صبح- ملاقات- فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ-
11-05 دوپہر- تلاوت- خبریں-
11-40 دوپہر- چلڈرنز کارنر-
12-25 دوپہر- سرائیکی پروگرام- ملاقات 96-12-6
1-25 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-35 دوپہر- اردو کلاس-
3-40 سہ پہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- سیرت النبی ﷺ تقریر عبد الباسط شاہد صاحب-
4-15 شام- درس القرآن- حضرت صاحب لائیو از بیت الفضل لندن-
5-45 رات- درس الحدیث-
6-05 رات- تلاوت- خبریں-
6-40 رات- انڈونیشین پروگرام-
7-10 رات- بنگالی سروس-
7-40 رات- چلڈرنز کارنر-
8-40 رات- تلاوت- درس الحدیث-
8-55 رات- لقاء مع العرب-
10-05 رات- التفسیر الکبیر پروگرام نمبر24-
10-35 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
11-05 رات- تلاوت- درس الحدیث-
11-30 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وعدہ جات تحریک جدید بھجوانے کی ہدایت

○ حضرت امام جماعت الثانی نے اپنے خطبہ 52-12-4 میں فرمایا
"چونکہ بجٹ دسمبر میں بن جاتا ہے اس لئے تمام جماعتوں کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اپنے وعدے 31- دسمبر تک بھجوادیں تا ان پر آئندہ بجٹ کی بنیاد رکھی جائے"
جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ سیدنا حضرت امام جماعت الرابع نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان مورخہ 98-11-6 کو فرما چکے ہیں جلد از جلد وعدہ جات پہنچا کر اپنے محبوب امام کی دعاؤں سے مستفید ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

موصیان کرام

○ مجلس موصیان کا فرض ہوگا کہ وہ اپنے ارکان میں سو فی صد تعلیم القرآن کا ہدف حاصل کریں اور کوئی موصی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم ناظرہ نہ پڑھ سکتا ہو۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز

حضرت مصلح موعود کی آخری تحریک وقف جدید

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ
وقف جدید حضرت مصلح موعود کی تحریکات میں سے آخری تحریک ہے لیکن چونکہ الہٰی منشا کے مطابق جاری ہوئی تھی۔ اس لئے اس سے متعلق آپ کو بہت ہی مبشر رؤیا بھی دکھائی گئیں۔ اور جو ولولہ آپ کے دل میں پیدا کیا گیا اس کا یہ حال تھا کہ آپ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ میرے دل میں اتنا جوش ہے۔ اس تحریک کے لئے کہ اگر جماعت میرا ساتھ نہ دے جو ویسے ناممکن بات تھی مگر احتمالاً- ایک ذکر کے طور پر فرضی ذکر کے طور پر بعض دفعہ انسان یہ دلیل قائم کرتا ہے تو اپنے قلبی جوش کے اظہار کے لئے آپ نے فرمایا کہ اگر میرا جماعت ساتھ نہ دے تو مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں اور اپنے کپڑے بیچنے پڑیں تب بھی میں ضرور اس تحریک کو جاری کر کے چلاؤں گا اور یہ بیماری کے ایام کا آپ کا عزم ہے جبکہ بیماری کے ایام میں ارادے کمزور پڑ جایا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وقف جدید کو خدا تعالیٰ نے جو بعد میں برکتیں عطا فرمائیں وہ اس بات کا مظہر ہیں کہ حضرت مصلح موعود کے دل میں یہ تحریک الہٰی تحریک ہی تھی۔ اور جو ولولہ اللہ نے ڈالا تھا۔ وہ الہٰی ولولہ ہی تھا۔ جو ساری جماعت کے دلوں میں منتقل ہونا شروع ہوا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6- جنوری 95ء)
ناظم مال وقف جدید

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم محمد اسلم صابر صاحب نائب ناظر مال تحریر کرتے ہیں-
خاکسار کی اہلیہ محترمہ سلیمہ طاہرہ صاحبہ دو ہفتہ سے گنگارام ہسپتال لاہور میں داخل ہیں- چھاتی سے ٹیومر بذریعہ آپریشن نکالا گیا ہے- کینسر کے اثرات تشخیص ہوئے ہیں- مکمل آپریشن تجویز ہوا ہے- ایک ہی گردہ ہے اس میں بھی انفیکشن ہے- ٹیسٹ کے لئے انمول ہسپتال میں ریفر کیا گیا ہے-
احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے-

سانحہ ارتحال

○ مکرم مبارک احمد ساہی صاحب کارکن شعبہ حفاظت لندن کی اہلیہ مکرمہ امۃ القیوم ساہی صاحبہ مورخہ 10- نومبر 1998ء کو پاکستان میں وفات پاگئیں- ان کی نماز جنازہ مورخہ 11- نومبر کو محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے بعد عصر ربوہ میں پڑھائی جس کے بعد قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی- قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی-
مکرم مبارک احمد ساہی صاحب تمام دوست احباب اور عزیز و اقارب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے غم کی اس گھڑی میں اظہار تعزیت کیا- اور ٹیلی فون پر بھی بہت سے احباب نے امریکہ، کینیڈا جرمنی ناروے انگلستان اور سوئٹزر لینڈ وغیرہ سے رابطہ کر کے ہمدردی کا اظہار کیا- وہ اس تحریر کے ذریعے تمام احباب کے شکر گزار ہیں اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے-

تقریب شادی

○ مکرم حافظ احمد انور صاحب مربی سلسلہ چک 89 ج-ب رتن ضلع فیصل آباد ابن مکرم محمد انور قریشی صاحب نائب ناظر مال آمد کی تقریب شادی مورخہ 98-11-21 کو ربوہ میں منعقد ہوئی- اگلے روز مجلس انصار اللہ پاکستان کے لان میں دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا جس میں متعدد بزرگان سلسلہ نے بھی شمولیت فرمائی- تقریب کے آخر میں مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کرائی- مکرم حافظ احمد انور صاحب محترم محمد اکمل قریشی صاحب افضل برادرز گولبازار کے پوتے ہیں- ان کا نکاح گذشتہ سال عزیزہ زاہدہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم محمد الطاف خان صاحب کارکن نظارت دیوان کے ساتھ ہوا تھا- احباب جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے بہت بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

تقریب رخصتانہ

○ مکرم چوہدری ہدایت اللہ جاوید ولد چوہدری عنایت اللہ صاحب (آف گولیکی) کینیڈا حال کھاریاں کی شادی ہمراہ عزیزہ ثمر شیریں صاحبہ (عرف حمیرا) بنت ماسٹر عطا محمد صاحب آف گولیکی حال کھاریاں بفضل تعالیٰ 98-11-7 کو انجام پائی- مورخہ 98-11-8 کو دعوت ولیمہ کھاریاں شہر میں ہوئی- دولہا اور دلہن دونوں محترم چوہدری احمد دین سندھو صاحب مرحوم آف گولیکی کے پوتا پوتی ہیں-
اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 22- دسمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 6 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 17 درجے سنٹی گریڈ
23- دسمبر- غروب آفتاب افطار 5-12
24- دسمبر- طلوع فجر انتہائے سحر 5-36
24- دسمبر- طلوع آفتاب 7-04

عالمی خبریں

بھارت روس معاہدہ روس کے وزیر اعظم پریماکوف نے دہلی پہنچ کر بھارت کے ساتھ میزائلوں اور لڑاکا طیاروں کی مشترکہ تیاری کے لئے معاہدہ کر لیا ہے۔ پریماکوف نے تجویز کیا ہے کہ چین کو بھی روس اور بھارت کے ساتھ مل کر مشترکہ دفاعی اور موثر حکمت عملی اختیار کرنی چاہئے۔ دفاع اور تجارت کے علاوہ چھ معاہدوں پر دستخط کئے گئے۔ جدید دفاعی سامان کی مشترکہ تیاری کے معاہدہ کے تحت اینٹی ٹیکٹیکل بلاسٹک میزائل سسٹم اور نحوئی 30 لڑاکا طیارے تیار ہونگے۔ بھارت کے 125- مگ طیاروں کو جدید بنایا جائے گا۔

کلنٹن کی حمایت نیویارک ٹائمز کے سروے کے مطابق 66 فیصد افراد نے کلنٹن کے مواخذے کی مخالفت کی اور 31- فیصد نے حق میں ووٹ دیئے۔ کلنٹن گرجا گھر میں عبادت کرتے رہے۔ چیلسی بھی اپنے باپ کے ساتھ عبادت میں شریک تھی۔

سینٹ میں کیا ہوگا امریکی صدر کلنٹن کے مواخذے کا کیس اب امریکی سینٹ میں چلے جانے سے امریکی سیاسی حلقوں میں ہلچل مچ گئی ہے۔ مواخذے کی قرارداد سینٹ میں اگلے ماہ پیش ہوگی۔ بحث کے بعد سادہ اکثریت سے مسترد بھی ہو سکتی ہے۔ 100- رکنی ایوان میں کلنٹن کی ڈیموکریٹک پارٹی کے 45- اور مخالف ری پبلیکن پارٹی کے 55 ارکان ہیں جبکہ مواخذے کی کامیابی کے لئے دو تہائی اکثریت کی ضرورت ہے۔ تاہم بحث کو کئی ماہ لٹکایا بھی جا سکتا ہے۔ مواخذے سے سیاسی نظام درہم برہم ہونے کا خطرہ ہے۔

عراق میں خوشی امریکی ایوان نمائندگان نے صدر کلنٹن کے مواخذے کی منظوری دی تو عراقی عوام نے جشن مسرت منا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ لوگوں نے گلیوں بازاروں میں مٹھائیاں تقسیم کیں۔ عراقی طیارہ شکن توپوں کی گھن گرج سے بغداد گونج اٹھا۔

امریکہ سے معافی مانگنے کا مطالبہ ایران میں میزائل گرنے پر ایرانی ارکان پارلیمنٹ نے امریکہ سے معافی مانگنے اور معاوضہ ادا کرنے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ 151- ارکان نے اسمبلی میں ایک عرضداشت پیش کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وزارت خارجہ یہ معاملہ اقوام متحدہ میں اٹھائے۔ ان ارکان کا تعلق قدامت پسند گروپ سے ہے جو امریکہ سے تعلقات بہتر بنانے کے مخالف ہیں۔

بائیکاٹ کیا جائے ملائیشیا کے ایک صوبے کلنتان کے وزیر اعلیٰ نے امریکی مال کے بائیکاٹ کی تجویز پیش کی ہے وزیر اعلیٰ عبدالعزیز نے کہا ہے کہ جب امریکی عراق یا کسی دوسرے ملک پر حملے کرتے ہیں تو اسے جرم یا گناہ نہیں سمجھتے۔ انہیں احساس دلانے کے لئے بائیکاٹ بہترین ہتھیار ہے۔

ایرانی شہروں میں بم دھماکے دو ایرانی شہروں زاہدان اور قزوین میں بموں کے دھماکوں سے 7- ایرانی ہلاک ہو گئے۔ متعدد عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ زاہدان میں کار بم کا دھماکہ ہوا۔ جبکہ قزوین کے دھماکے کی تفصیل نہیں بتائی گئی۔

مانک شا کے اعترافات بھارت کے سابق فیلڈ مارشل مانک شا نے کہا ہے کہ 1971ء کی جنگ میں پاک فوج نے ڈٹ کر مقابلہ کیا پاکستان فوجی محاصرے میں گھر گئے۔ جسموں پر جونکیں پڑ گئیں پاؤں گل گئے۔ چاروں طرف آگ میں گھرنے کے باوجود عزم میں فرق نہ آیا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری کامیابی میں بڑا ہاتھ پروپیگنڈہ کا تھا۔ ہم نے پاک فوج کے خلاف لوٹ مار، آبروریزی اور غیر انسانی تشدد کا پروپیگنڈہ اس قدر بڑھا چڑھا کر کیا کہ ان کی قدر و منزلت بحیثیت انسان ختم ہو گئی جن سے ان کا حوصلہ پست ہو گیا۔

ملکی خبریں

گھاٹے کا سودا؟ ایف سولہ طیاروں کی رقم کی واپسی کے معاملے میں پاکستان کے پونے دو ارب روپے امریکہ نے سروس چارجز کے نام سے رکھ لئے ہیں جو کبھی پاکستان کو نہیں ملیں گے۔ اس کے علاوہ سات ارب ستر کروڑ روپے کی گندم سویابین یا مکھن کے طور پر دو سال کے عرصہ میں دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ تعین کرنا دشوار ہے کہ یہ سودا گھاٹے کا سودا ہے یا پاکستان کے مفادات کا اس سے تحفظ ہوا ہے۔

روپے کی قیمت کم نہیں ہوگی وزیر اعظم نواز شریف اور وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے اتفاق کیا ہے کہ روپے کی قیمت کم نہیں کی جائے گی۔ رمضان المبارک میں قیمتوں پر کڑی نظر رکھی جائے گی۔

گرین ٹریکٹر سکیم حکومت پنجاب نے گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت رعایتی قیمت پر دیئے جانے والے ٹریکٹروں کے بھاری منافع پر آگے فروخت سے روکنے کے لئے سکروٹنی کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ جس سے کاشتکاروں کو ٹریکٹروں کی فراہمی کا سلسلہ موخر ہو گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر جائز کاشتکاروں کی تصدیق کریں گے۔

میلسی اور ملتان سے گرفتاریاں ایم کیو ایم کے کراچی سے بھاگے ہوئے دو دہشت گرد میلسی سے اور ایک ملتان سے گرفتار کر لئے گئے۔ دو دہشت گرد میلسی میں ڈکیتی کی واردات کے دوران گرفتار ہوئے ان کا تیسرا ساتھی ملتان میں پکڑا گیا۔

رمضان میں حکومتی قیمتیں وزیر اعلیٰ پنجاب نے ہدایت کی ہے کہ رمضان میں آٹا 2 روپے سستا، زندہ مرغی 48 سے 50 روپے فی کلو اور انڈے 27 روپے درجن فراہم کئے جائیں۔

کیریئر ختم نہیں ہوا پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان عامر سہیل نے کہا ہے کہ میں دورہ بھارت کی تیاریاں کر رہا ہوں۔ میرا کرکٹ کیریئر ختم نہیں ہوا۔ کرکٹ بورڈ کے وکیل علی سبطین فضلی نے بتایا کہ عامر سہیل نے بعض کھلاڑیوں کے خلاف شہادتیں پیش کی ہیں اور اہم دستاویزات بھی عدالت کو دی ہیں۔

دو کرکٹ ٹسٹ ختم پاکستان اور زمبابوے کے درمیان شدید دھند کے باعث ایک بھی بال نہیں کھیلی گئی ادھر بھارت اور نیوزی لینڈ کے درمیان مسلسل بارش سے ٹیسٹ میچ کھیلے بغیر ختم ہو گیا۔

فوجی اہلکاروں کا قتل کراچی میں تین فوجی جوانوں کے قتل پر ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے کہا کہ صدر اور آرمی چیف انتہائی احتیاط اور غیر جانبداری سے تحقیقات کرائیں حکومت ایم کیو ایم پر جھوٹا الزام لگا سکتی ہے۔

شریعت بل کے خلاف قرارداد یورپی یونین نے شریعت بل اور فوجی عدالتوں کے خلاف قرارداد منظور کی ہے اور پاکستانی سینیٹروں سے کہا ہے کہ وہ 15- ویں ترمیم کا بل منظور نہ کریں تاکہ پاکستان میں اقلیتوں کی حفاظت کی جا سکے۔

ڈبل سواری؟ اس بات کا امکان ہے کہ حکومت مجسٹریٹ کی اجازت سے مشروط کر کے ڈبل سواری پر پابندی اٹھانے کا فیصلہ کر لے۔ ضرورت مند شہری مجسٹریٹ کو درخواست دے کر اجازت حاصل کریں گے۔ یہ فیصلہ ہائی کورٹ کے اس حکم کی روشنی میں متوقع ہے جس میں حکومت کو دو ٹوک جواب دینے کو کہا گیا ہے۔

دیسی گھی سے تیار شدہ مٹھائیاں
خوشاب کے مشہور تحفے
ڈھوڈا، پتیسہ
احمد سویٹس اینڈ بیکرز
کالج روڈ ربوہ

رمضان میں سہولت
کے لئے جرمن امپورٹڈ ری کنڈیشنڈ ریفریجریٹر
A-ONE حالت میں دستیاب ہیں۔
رابطہ- واحد اللہ جاوید ریپبلک کولنگ سنٹر
ریلوے روڈ ربوہ- فون 927

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212515
رہائش 212300

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
فریج - فریزر - واشنگ مشین
ٹی وی - گیزر - پنکھے - وی سی آر
بھی دستیاب ہیں
رابطہ — انعام اللہ
1- لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
فون: 7231680 7231681 7223204 7353105

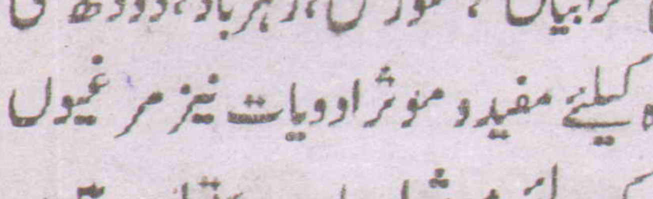
کیور ہیوادویات حیوانات
اپھارہ، سرکن (پیشاب کیساتھ خون آنا) تھنوں کی خرابیاں، سوزش، زہرباد، دودھ کی کمی، ناڑ، گلٹی، منہ کھر، اخراج رحم اور گل گھوٹو وغیرہ کیلئے مفید و موثر ادویات نیز مرغیوں کی امراض رانی کھیت، چیچک، انڈوں کی کمی وغیرہ کے لئے موثر ادویات دستیاب ہیں۔
لٹریچر مفت طلب فرمائیں بذریعہ ڈاک -/Rs.5 ٹکٹ ارسال فرمائیں
کیور ہیومیڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان فون: 04524-213156, 771